اعجاز قرآن مجید

(از مولوی عبد الغفار حسن صاحب عمرپوری رحمانی متعلم رحمانیہ)

×۳×

دلائل اعجاز} یہ ناقابل انکار حقیقت ہے کہ جسوقت سرور کائنات نور قرآنی کو لیکر ظلمتکدۂ عرب میں جلوہ افروز ہوئے اسوقت اہل عرب ملک خطابت وشاعری میں شہنشاہی کے مدعی تھے۔

عربی خطباء اپنی آتش بیانیوں سے بزم عیش ونشاط کو عرصۂ کارزار بنادیتے تھے۔ انہی کے چند کلمات کی بناپر قبائل کے قبائل لپٹے آتشین اسلحہ لیکر میدان حرب میں هل من مبارز کے فلک شگاف نعرے لگاتے ہوئے اتر آتے تھے اور چشم زدن میں خون کی ندیاں بہا دیتی تھیں۔ اسی طرح شعراء عرب اپنے سحر آفریں کلام سے قوموں میں انقلاب پیدا کر دیا کرتے تھے۔ انکو اپنی خطابت اور شاعری پر ناز تھا غیر عربوں کو عجم (گونگے) کہا کرتے تھے۔ لیکن جسوقت یہ لایزال نور اپنی تجلیات بکھیرتا ہوا ارض مقدس میں نمودار ہوا تو خرمن خطابت وشاعری پر بجلی کوندگئی اور اہل عرب کے تمام بلند بانگ دعاوی دھرے کے دھرے رہ گئے۔ اور سب نے اس سرمدی صوت کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا۔ کسی کو جرأت نہ ہوئی کہ اک چھوٹی سی عبارت بھی مقابلہ میں لاکر قرآنی چیلنج کو منظور کرتا۔ امام رازی دلیل اعجاز قرآن بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ الدليل على كون القرآن معجزاً ان العرب تحدوا الى معارضته ولم يأتوا بها ولو لا عجزهم عنها لكان محالا ان يتركوها ويتعرضوا شبا الاسنة ويقتحموا موارد الموت۔ انتہی۔ قرآن معجزہ اسلئے ہے کہ اسنے تمام اہل عرب کو معارضہ کا چیلنج دیا لیکن وہ اس سے قاصر رہے۔ اگر فی الواقع وہ عاجز نہ تھے تو کیا وجہ ہے کہ انہوں نے نیزوں کا مقابلہ کیا اور موت کی پرخطر راہوں میں گھس گئے لیکن یہ نہ ہو سکا کہ قرآن کی چھوٹی سے چھوٹی سورت کا مثل لاتے۔

اہل عرب جانتے تھے کہ وہ قرآن جسکی فصاحت بےمثل جسکی بلاغت عدیم النظیر جسکا انداز بیان پرشوکت اور طرز کلام پرعظمت الفاظ بھی شستہ اور معانی بھی دلکش۔ استعارات لطیفے سے پر اور بدائع غریبہ سے لبریز ہے اسکا مقابلہ کرنا قوت بشری سے باہر ہے۔ چند حواس باختہ لوگوں نے قرآن کے مقابلہ میں چند عبارتیں بنائیں اور مقابلہ میں آئے لیکن انکو منہ کی کھانی پڑی اور اپنے مقصد مشئوم میں ناکام رہے۔

قرآن مجید کی صرف ظاہری خوبیاں اسقدر ہیں کہ انکا استقصا قوت بشری سے بالاتر ہے فن بلاغت میں اس بات کی زیادہ اہمیت ہے کہ غیر مانوس اور مبتذل الفاظ نہ لائے جائیں لیکن اگر شعراء عرب کے کلام میں غور و فکر سے کام لیا جائے تو یہ حقیقت منکشف ہوجائیگی کہ کسی سے یہ پابندی نہ ہو سکی اور مجبوراً ان کو غیر مانوس الفاظ استعمال کرنے پڑے۔ مثلاً متنبی کہتا ہے۔ بصيح الحصا فيها صياح اللقالق على هذا لقالق ایک غیر مانوس لفظ ہے لیکن وہ اسکو بلاتامل استعمال کرگیا۔ شطارہ کا استعمال بازاری لوگ اکثر کیا کرتے ہیں لیکن ابونواس بھی بلا رعایت فن بلاغت کہہ گیا۔ اترك الحبل صحبة الشطار۔ مندف سوقیوں کی بول چال ہے لیکن فرزدق کے کلام میں پایا جاتا ہے۔ علی

سوہات المیت قطن مندف۔

اینٹ کے معنی میں عرب میں کئی الفاظ بولے جاتے ہیں۔ آجر۔ اجور۔ قرمد۔ قرمید طوب۔ لیکن سب غرابت سے پر ہیں۔ مگر نابغہ ذبیانی بغیر استعمال کے نہ رہا ؎ او دمیۃ فی مرمر مرفوعۃ۔ بنیت بآجر یشاد بقرمد۔

اب قرآن کے انداز بیان کو دیکھئے جب اینٹ کے استعمال کی ضرورت ہوئی تو فرمایا فاوقد لی یاھامان علی الطین۔ و قد علی الطین لطافت کے ساتھ ساتھ جدت بھی لئے ہوئے ہے۔ بہت سے الفاظ زبان پر ثقیل اور فصاحت سے گرے ہوئے ہوتے ہیں قرآن انہی الفاظ کو اس خوش اسلوبی کے ساتھ بیان کرتا ہے کہ وہی الفاظ فصاحت سے پر اور لطافت سے لبریز نظر آتے ہیں۔ قمل کا لفظ قرآن میں بھی آیا ہے اور فرزدق کے شعر میں بھی۔ فرزدق کہتا ہے ؎

من عزہ احتجرت کلیب عندہ ۔۔۔ زربا کأنھم لدیہ القمل

اب قرآن میں دیکھئے۔ فارسلنا علیھم الطوفان والجراد والقمل والضفادع والدم ایٰت مفصلٰت

فرزدق نے مقطع کلام میں لایا ہے اسلئے فصاحت سے گر گیا بخلاف قرآن شریف کے کیونکہ یہاں وسط کلام میں آیا ہے۔ اس آیت میں پانچ لفظ لائے گئے ہیں۔ طوفان۔ جراد۔ قمل۔ ضفادع۔ دم۔ ان میں طوفان۔ جراد۔ دم ہلکے اور خفیف الاستعمال ہیں بخلاف قمل اور ضفادع کے کہ انمیں ثقالت ہے۔ لیکن جب استعمال کی ضرورت ہوئی تو جراد۔ طوفان کو پہلے لایا گیا تاکہ ابتدا میں پہلے الفاظ سے کافی آشنا ہوں اور آخر میں دم رکھا گیا تاکہ خاتمہ بھی حسن وخوبی کیساتھ ہو اور ضفادع وقمل کی ثقاہت کی تلافی بھی ہوجائے ارض کا لفظ قرآن میں بہت استعمال کیا گیا ہے اور فصیح بھی۔ لیکن اسکی جمع ارضین واراضی فصاحت سے گری ہوئی ہیں پھر کیونکر ہوسکتا تھا کہ قرآن میں انکا استعمال ہو۔ لیکن جب جمع کی ضرورت محسوس ہوئی تو اس طرح ارشاد ہوا۔ اللہ الذی خلق سبع سموات ومن الارض مثلھن۔ ایک جگہ قرآن میں مذکور ہے کہ "قیامت کے روز تمام اعضاء انسانی گواہی دینگے" جنمیں بدکاروں کے اعضاء تناسل بھی شامل ہیں۔ یہاں پر اعضاء تناسل کا ذکر ضروری بھی ہے اور حیا سوز بھی۔ لیکن قرآن نے اس عقدہ کو کس دلفریب انداز سے حل کردیا یوم یحشر اعداء اللہ الی النار فھم یوزعون حتی اذا ماجاؤھا شھد علیھم سمعھم وابصارھم وجلودھم۔ جلود سے سارا مقصد حاصل ہوگیا اور تہذیب وشائستگی بھی ہاتھ سے نہ گئی فصاحت وبلاغت کے دائرے میں رہکر ان تمام قیودات کی پابندی کرنا قوت بشری سے خارج اور بالاتر ہے۔

تاثیر اعجاز } واقعات کی روشنی میں اگر دیکھا جائے تو بہت سے دلائل اعجاز آپ پر منکشف ہوجائینگے۔ قرآن ہی کی وہ قوت تاثیر ہے کہ جس سے بڑے بڑے سرکشوں اور معاندین کے دل موم ہوگئے۔ بہت سے اکاسرہ وقیاصرہ کی طرح کبر وتبختر سے چلنے والے قرآن کے دلفریب انداز بیان اور دلکش اسلوب موعظت سے متاثر ہوکر محو حیرت ہوئے۔ حضرت عمرؓ وہی تھے جو زہر آلود شمشیر لیکر غراتے ہوئے سرور کائنات کے قتل کیلئے روانہ ہوئے تھے لیکن انہی قرآنی آیات کی کشش تھی کہ اپنے تمام عزائم مشئومہ کو طاق نسیاں میں رکھکر ہمیشہ کیلئے فخر رسل کے تابع ہوگئے۔

عتبہ بن ربیعہ جو کہ عرب میں کہانت جادوگری اور شعر گوئی میں مشہور تھا دربار نبوی میں آکر شرائط صلح پیش کرنے لگا۔ آنحضور اس کے جواب میں سورہ فصلت تلاوت فرمانے لگے۔ عتبہ ابھی چند آیات ہی سن نے پایا تھا کہ حواس باختہ ہوگیا اور آنحضرت کے منہ پر ہاتھ